فتاویٰ امن پوری (قسط ۲۷۱)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: کیا قہقہہ لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: اگر کوئی نماز میں ہنس پڑے، تو نماز ٹوٹے گی، وضو نہیں ٹوٹے گا۔

❁ حافظ ابن منذر رحمہ اللہ (۳۱۸ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعَ أَهْلُ الْعِلْمِ عَلٰى أَنَّ الضَّحِكَ فِي غَيْرِ الصَّلَاةِ لَا يَنْقُضُ طَهَارَةً وَلَا يُوجِبُ وُضُوءً، وَأَجْمَعُوا عَلٰى أَنَّ الضَّحِكَ فِي الصَّلَاةِ يَنْقُضُ الصَّلَاةَ.

''اہل علم کا اجماع ہے کہ نماز کے علاوہ ہنسنا وضو کو نہیں توڑتا، نہ ہی وضو کو واجب کرتا ہے، اس بات پر بھی اجماع ہے کہ نماز میں ہنسنا نماز کو توڑ دیتا ہے۔''

(الأوسط : 226/1)

❁ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے بارے میں ہے:

كَانَ لَا يَرٰى عَلَى الَّذِي يَضْحَكُ فِي الصَّلَاةِ وُضُوءً.

''آپ رضی اللہ عنہ نماز میں ہنسنے والے پر وضو خیال نہیں کرتے تھے۔''

(سنن الدّارقطني : 650، وسندهٗ حسنٌ)

❁ ہشام بن عروہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''میرے بھائی نماز میں ہنس پڑے، ان کو عروہ رحمہ اللہ نے نماز دہرانے کا کہا،

وضو کرنے کا نہیں کہا۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة :387/1، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ عطاء رحمہ اللہ نے ایسے شخص کے بارے میں فرمایا، جو نماز میں ہنس پڑے:

إِنْ تُبسَّمَ فَلَا يَنْصَرِفْ، وَإِنْ قَهْقَهَ اسْتُقْبِلَ الصَّلَاةَ وَلَيْسَ عَلَيْهِ وُضُوءٌ.

''اگر اس نے تبسم ظاہر کیا، تو نماز نہیں توڑے گا، لیکن اگر قہقہہ لگا کر ہنسا، تو نماز دہرائے گا، البتہ اس پر وضو نہیں ہے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة :387/1، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ عبدالرحمٰن بن قاسم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَحِكْتُ وَأَنَا أُصَلِّي مَعَ أَبِي، فَأَمَرَنِي أَنْ أُعِيدَ الصَّلَاةَ.

''میں اپنے والد صاحب کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا کہ ہنس پڑا، انہوں نے مجھے نماز دہرانے کا حکم دیا۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة :387/1، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ محمد بن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانُوا يَأْمُرُونَنَا وَنَحْنُ صِبْيَانٌ إِذَا ضَحِكْنَا فِي الصَّلَاةِ أَنْ نُعِيدَ الصَّلَاةَ.

''بچپن میں جب ہم نماز میں ہنس پڑتے، تو (علماء) ہمیں نماز دہرانے کا حکم دیتے تھے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة :388/1، وسندهٗ صحيحٌ)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ (مسائل احمد لابن ہانی:۱/۷)، امام شافعی رحمہ اللہ (الام:۱/۳۱) اور امام اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ (مسائل احمد واسحاق:۱/۲۰) کا بھی یہی فتوی ہے۔

❁ امام ابوبکر ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يُعِيدُ الصَّلَاةَ وَلَا يُعِيدُ الْوُضُوءَ .

''نماز میں ہنسنے والا نماز دہرائے گا، وضو نہیں دہرائے گا۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة :388/1)

یہ کہنا کہ نماز میں ہنسنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، بے دلیل ہے۔ اسلاف امت میں کوئی بھی اس کا قائل نہیں۔

❁ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ فِي الضِّحْكِ حَدِيثٌ صَحِيحٌ .

''(نماز میں) ہنسنے سے وضو ٹوٹنے پر کوئی صحیح حدیث نہیں۔''

(مسائل صالح : 1142، مسائل أبي داود : 90)

❁ امام اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَمْ يُذْكَرْ فِي حَدِيثٍ مُتَّصِلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِعَادَةَ الْوُضُوءِ مِنْهُ، لَوْ كَانَ ذٰلِكَ لَاتَّبَعْنَاهُ وَتَرَكْنَا الْخَوْضَ بِالْعُقُولِ وَالْمَقَايِيسِ فِيهِ، وَكُنَّا نَتَوَضَّأُ مِنْهُ كَمَا نَتَوَضَّأُ مِنْ لَحْمِ الْجَزُورِ اتِّبَاعًا لِسُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی متصل حدیث میں ذکر نہیں کہ ہنسنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، اگر اس کا ثبوت ہوتا، تو ہم ضرور اس کا اتباع کرتے اور اپنی عقل اور قیاس آرائیوں کو ترک کر دیتے اور ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے اتباع میں ہنسنے پر وضو کرتے، جس طرح ہم اونٹ کا گوشت کھانے پر وضو کرتے ہیں۔''

(مسائل الکوسج : 490)

۞ حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

الْمُعْتَمَدُ أَنَّ الطَّهَارَةَ صَحِيحَةٌ وَنَوَاقِضُ الْوُضُوءِ مَحْصُورَةٌ فَمَنِ ادَّعٰى زِيَادَةً فَلْيُثْبِتْهَا وَلَمْ يَثْبُتْ فِي النَّقْضِ بِالضِّحْكِ شَيْءٌ أَصْلًا، وَأَمَّا مَا نَقَلُوهُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ وَرُفْقَتِهٖ وَعَنْ عِمْرَانَ وَغَيْرَ ذٰلِكَ مِمَّا رَوَوْهُ فَكُلُّهَا ضَعِيفَةٌ وَاهِيَةٌ بِاتِّفَاقِ أَهْلِ الْحَدِيثِ قَالُوا : وَلَمْ يَصِحَّ فِي هٰذِهِ الْمَسْأَلَةِ حَدِيثٌ وَقَدْ بَيَّنَ الْبَيْهَقِيُّ وَغَيْرُهُ وُجُوهَ ضَعْفِهَا بَيَانًا شَافِيًا فَلَا حَاجَةَ إِلَى الْإِطَالَةِ بِتَفْصِيلِهٖ مَعَ الْاِتِّفَاقِ عَلٰى ضَعْفِهَا .

''درست بات یہی ہے کہ نماز میں ہنسنے سے وضو باقی رہتا ہے۔نواقض وضو مقرر ہیں، لہٰذا ان نواقض پر زیادتی کا دعویٰ کرے گا، وہ اسے (دلیل سے) ثابت کرے گا۔ ہنسنے سے وضوٹوٹنے کے بارے میں سرے سے کوئی دلیل ثابت نہیں۔ابوالعالیہ، ان کے ساتھیوں اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہما وغیرہ سے جو روایات نقل کی گئی ہیں، سب کی سب باتفاق محدثین ضعیف وغیر ثابت ہیں۔ محدثین نے کہا ہے کہ اس مسئلہ میں کوئی حدیث ثابت نہیں۔امام بیہقی رحمہ اللہ وغیرہ نے ان روایات کا ضعف تفصیل سے بیان کر دیا ہے،اس کے بعد یہاں تفصیل ذکر کرنے کی ضرورت نہیں، نیز ان روایات کے ضعف ہونے پر (محدثین کا) اتفاق ہے۔''

(المَجموع : 61/2)

اختصار کے ساتھ دلائل کا جائزہ پیشِ خدمت ہے:

① سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک شخص آیا اور مسجد میں واقع ایک گڑھے میں گر گیا، اس کی نظر کمزور تھی، بہت سارے لوگ نماز میں ہنس پڑے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو ہنسا ہے، وہ وضو بھی دوبارہ کرے گا اور نماز بھی دہرائے گا۔

(نصب الرّاية :1/47)

سند ''ضعیف'' ہے۔

① ہشام بن حسان ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

② ابوالعالیہ کا سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہو سکا۔

❁ اس حدیث کو امام محمد بن یحییٰ ذہلی رحمہ اللہ نے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

(السّنن الكبرىٰ للبيهقي :1/423، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حَدِيثُ أَبِي الْعَالِيَةِ الرِّيَاحِيِّ رِيَاحٌ .

''ابوالعالیہ ریاحی (کی قہقہہ سے وضو ٹوٹنے) والی حدیث ''ہوا'' ہے۔''

(آداب الشّافعي لابن أبي حاتم، ص 170، الكامل لابن عدي : 4/234، كتاب المجروحين لابن حبان : 2/343، الخلافيات للبيهقي :1/410، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ ابواُمیہ محمد بن ابراہیم طرطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ .

''یہ حدیث منکر ہے۔''

(سنن الدّارقطني :1/298، وسندهٗ حسنٌ)

❁ اس حدیث کو امام دارقطنی رحمہ اللہ نے بھی معلول وضعیف قرار دیا ہے۔

(سنن الدّارقطني :1/161-175)

❁ حافظ بیہقی رحمہ اللہ نے اس حدیث کے متصل ہونے کو خطا قرار دیا ہے اور مرسل ہونے کو درست قرار دیا ہے۔

(الخلافيات :1/400)

❁ نیز اس کی تمام سندوں کو معلول وضعیف ثابت کیا ہے۔

(السنن الكبرىٰ :1/423)

❁ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا الْحَدِيثُ حَدِيثُ أَبِي الْعَالِيَةِ، هُوَ الَّذِي رَوَاهُ مُرْسَلًا، وَكُلُّ مَنْ رَفَعَهُ فَقَدْ غَلَطَ وَمَنْ أَرْسَلَهُ عَنْ غَيْرِهٖ فَإِنَّهُ يَرْجِعُ إِلَيْهِ .

''یہ حدیث ابو العالیہ سے ہے، یہ مرسل ہے، جس نے اسے مرفوع بیان کیا ہے، اس نے غلطی کی ہے اور جس نے ابو العالیہ کے علاوہ کسی اور سے مرسل بیان کیا، تو وہ بھی ابو العالیہ ہی سے ہے۔''

(تنقيح التّحقيق لابن عبد الهادي :1/300، العِلل المتناهية :1/368)

② ابو العالیہ ریاحی سے مروی ہے کہ ایک اندھا کنویں میں گر گیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو نماز پڑھا رہے تھے، آپ کے ساتھ نماز پڑھنے والے کچھ لوگ ہنس پڑے، تو فرمایا: جو ہنسا ہے، وہ وضو بھی دوبارہ کرے اور نماز بھی دہرائے۔''

(مصنف عبد الرزاق : 2/376)

سند ''ضعیف'' ہے۔

① عبدالرزاق بن ہمام کا عنعنہ ہے۔

② ابوالعالیہ کی مرسل ہے۔

۞ امام ابن منذر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حَدِيثُ أَبِي الْعَالِيَةِ مُرْسَلٌ، وَالْمُرْسَلُ لَا تَقُومُ بِهِ الْحُجَّةُ .

''ابوالعالیہ کی حدیث مرسل ہے اور مرسل حدیث سے حجت قائم نہیں ہوسکتی۔''

(الأوسط :1/228)

③ حسن بصری رحمہ اللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک نابینا آدمی قبلہ کی جانب سے نماز کے ارادہ سے آیا، لوگ فجر کی نماز میں مشغول تھے، یہ نابینا ایک گڑھے میں گر گیا، کچھ لوگ ہنس پڑے، حتی کہ انہوں نے قہقہہ لگا دیا، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: جس نے قہقہہ لگایا ہے، وہ وضو اور نماز دونوں کو دہرائے۔''

(كتاب الآثار برواية محمد : 33)

من گھڑت ہے۔

① حسن بصری رحمہ اللہ کی مرسل ہے اور مرسل ''ضعیف'' ہوتی ہے۔

② صاحب کتاب محمد بن حسن شیبانی ''کذاب'' ہے۔

③ اس کا استاذ بالاتفاق ''ضعیف ومتروک'' ہے، کسی ''ثقہ'' امام سے اس کا ''ثقہ'' ہونا باسندِ ''صحیح'' ثابت نہیں۔

④ معبد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک نابینا آدمی نماز کے ارادہ سے آیا اور ایک گڑھے میں گر گیا، کچھ لوگ ہنس پڑے، حتی کہ انہوں نے قہقہہ لگا دیا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا، جس نے قہقہہ لگایا ہے، وہ وضو

اور نماز دونوں کو دہرائے۔

(سنن الدّارقطني :166/1)

روایت سخت ''ضعیف'' ہے۔

① یہ معبد کی مرسل ہے، امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اسے ''مرسل'' کہا ہے۔ علامہ زیلعی حنفی رحمہ اللہ نے بھی ''مرسل'' قرار دیا ہے۔

(نَصب الرّاية :51/1)

② حسن بصری رحمہ اللہ کا عنعنہ ہے۔

③ نعمان بن ثابت بالاجماع ''مجروح'' ہیں۔

⑤ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے نماز میں قہقہہ لگایا، وہ وضو اور نماز دہرائے۔

(الكامل لابن عدي : 167/3)

روایت ''ضعیف'' ہے۔

① جمہور کے نزدیک عطاء کا سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں۔

② بقیہ بن ولید ''تدلیسِ تسویہ'' کرتے تھے، سماع مسلسل چاہیے۔

③ امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اس روایت میں محمد خزاعی، بقیہ کے مجہول اساتذہ میں سے ہے، اس سند میں محمد بن راشد عن الحسن بھی بیان کیا جاتا ہے اور حسن بصری سے بیان کرنے والا محمد بن راشد بھی مجہول ہے۔''

(الكامل : 166/3)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (لسان المیزان: ۱۶۳/۵) اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ (میزان الاعتدال

:۳/۵۴۴، المغنی: ۲/۲۹۷) نے اسی کو اختیار کیا ہے۔

علامہ ابن ترکمانی حنفی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

اِبْنُ رَاشِدٍ هٰذَا وَثَّقَهُ ابْنُ حَنْبَلٍ وَابْنُ مَعِينٍ .

''ابن راشد کی امام احمد بن حنبل اور امام یحییٰ بن معین رحمہما اللہ نے توثیق کی ہے۔''

(الجوهر النّقي : 146/1)

یہ علامہ ابن ترکمانی حنفی رحمہ اللہ کا شدید وہم و اختلاط ہے۔ محمد الخزاعی ''مجہول'' کو محمد بن راشد مکحولی سمجھ لیا گیا۔ ایک ''ثقہ'' راوی کی ''توثیق'' ایک ''مجہول'' پر لگا دی گئی، ابن ترکمانی کی تقلید میں علامہ ظفر احمد تھانوی دیوبندی صاحب کا اسے محمد بن راشد مکحولی کہہ کر اس روایت کو ''حسن'' قرار دینا درست نہیں، کیونکہ محمد بن راشد مکحولی کے اساتذہ میں کسی نے بھی حسن بصری کو ذکر نہیں کیا، نہ ہی حسن بصری کے شاگردوں میں ان کا نام موجود ہے، اس لیے حافظ ذہبی رحمہ اللہ کا یہ کہنا درست ہے:

مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الْحَسَنِ نُكْرَةٌ .

''حسن بصری رحمہ اللہ سے بیان کرنے والا محمد بن راشد مجہول ہے۔''

(المغني : 297/2، ميزان الاعتدال : 544/3)

ثابت ہوا کہ اس روایت میں محمد خزاعی سے مراد محمد بن راشد مکحولی نہیں، بلکہ کوئی مجہول ہے، جس کے حالات نہیں مل سکے۔ اس بات کی تصدیق کے لیے صرف محمد بن راشد مکحولی کا حسن بصری رحمہ اللہ سے سماع نہ ملنا ہی کافی تھا، محدثین کی تصریح مزید سونے پر سہاگہ ہے۔

⑥ عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا قَهْقَهَ أَعَادَ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ .

’’جب کوئی (نماز میں) قہقہہ لگائے، وہ وضو اور نماز کا اعادہ کرے۔‘‘

(الكامل لابن عدي : 167/3)

من گھڑت ہے۔

① عمرو بن عبید ’’متروک وکذاب‘‘ ہے۔

② عمر بن قیس مکی ’’متروک‘‘ ہے۔

③ حسن بصری رحمہ اللہ کا عنعنہ ہے۔

⑦ عامر شعبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

’’یہ قہقہہ فتنہ ہے، ایسا انسان وضو اور نماز کا اعادہ کرے گا۔‘‘

(مصنّف ابن أبي شيبة :388/1)

سند ’’ضعیف‘‘ ہے۔

① اشعث بن سوار ’’ضعیف‘‘ ہے۔

② ابو خالد احمر کا عنعنہ ہے۔

⑧ ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جب آدمی نماز میں ہنس پڑے، تو وہ وضو اور نماز دونوں کا اعادہ کرے۔

(مصنّف ابن أبي شيبة :388/1)

سند ضعیف ہے۔ مغیرہ کا تعین مطلوب ہے۔

لہٰذا یہ کہنا کہ نماز میں ہنسنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، بے دلیل مؤقف ہے، ایک باوضو انسان کا وضو اس وقت ٹوٹے گا، جب سنت یا اجماع سے دلیل قائم ہو جائے گی۔

ہنسنا یا قہقہہ لگانا ان چیزوں میں سے نہیں، جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، مثلاً چھوٹی یا بڑی قضائے حاجت، نیند، ریح وغیرہ، ان چیزوں کے نماز کے اندر واقع ہونے سے بھی

وضوٹوٹ جاتا ہےاور نماز کے باہر بھی،لیکن جولوگ یہ کہتے ہیں کہ نماز کے اندر ہنسنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے،ان کے نزدیک نماز کے علاوہ ہنسنے سے وضو نہیں ٹوٹتا، یہ عجیب منطق ہے!

جو کہتے ہیں کہ اگر حالتِ نماز میں ہوا خارج ہوگئی،تو وضوٹوٹ جائے گا،نمازی دوبارہ وضوکرے، جونماز پڑھ چکا ہو،اس پر بنیاد کرتے ہوئے باقی ادا کرلے،اگر درمیان میں کلام نہیں کی تو نماز فاسد نہیں ہوگی ، اگر کلام کر لی تو نماز فاسد ہو جائے گی ، ازسرِ نو نماز ادا کرنا ضروری ہوگا، وہی کہتے ہیں کہ اگر دوران نماز ہنسی آ جائے تو وضو اور نماز دونوں کا اعادہ ضروری ہوگا،معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک نماز میں ہنسنا ہوا خارج کرنے سے بھی بڑا کام ہے۔

علامہ عبدالشکور لکھنوی دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

''نابالغ کے قہقہے سے وضو نہیں ٹوٹتا،اگر چہ نماز میں ہی ہو۔''

(علم الفقہ ،ص96)

نیز لکھتے ہیں:

''جنازہ کی نماز اور تلاوت کے سجدہ میں قہقہہ لگانے سے وضو نہیں جاتا، بالغ ہو یا نابالغ۔''

(علم الفقہ ،ص96)

جبکہ یہ فرق شریعت مطہرہ سے ثابت نہیں۔

یادرہے کہ وضو ایمان میں داخل ہے، یہ بات بھی واضح ہو کہ لکھنوی صاحب نے اپنی اس کتاب کے بارے میں لکھا ہے کہ:''ہر مسئلہ میں وہی قول لکھا جائے گا،جس پر فتویٰ ہے۔''(علم الفقہ:۱۵)

تعجب خیز بات تو یہ ہے کہ یہی لوگ کہتے ہیں کہ اگر نماز کے آخر میں سلام پھیرنے

سے پہلے اتنی دیر بیٹھا، جتنی دیر میں تشہد پڑھا جا سکتا ہے، پھر جان بوجھ کر ہوا خارج کر دے یا قہقہہ لگا دے یا ہنس دے یا نماز کے منافی کوئی کام کر دے تو نماز مکمل ہو گئی، فیا للعجب!

اس سے بڑھ کر حیرانی اس بات پر ہے کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ نماز میں ہنسنے سے وضو اور نماز دونوں ٹوٹ جاتے ہیں، ان کے نزدیک اگر نماز میں کسی پر تہمت لگائی یا فحش کلام کر دی، تو وضو نہیں ٹوٹے گا، مطلب صاف ظاہر ہے کہ ان کے نزدیک نماز میں ہنسنا کسی پر تہمت لگانے سے بھی بڑا جرم ہے۔

❁ اس پر ایک مناظرہ کی روئیداد ملاحظہ فرمائیں:

''بویطی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعی رحمہ اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے فضل بن ربیع نے کہا: میں آپ کے اور (حسن بن زیاد) لولؤی (امام ابو حنیفہ کے شاگرد) کے مابین مناظرہ سننا چاہتا ہوں، میں نے کہا: وہ اس قابل نہیں، اس نے کہا کہ میں کرانا چاہتا ہوں، امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: آپ کب مناظرہ کرانا چاہتے ہیں؟ پھر اس (فضل بن ربیع) نے (مناظرے کے لیے) مجھے بلوا لیا، اسی اثنا میں ایک آدمی میرے پاس آیا، جو پہلے لولؤی کا معتقد تھا، بعد میں اس نے میرا مسلک اختیار کر لیا تھا، میں نے اسے بھی اپنے ساتھ لے لیا، اس (فضل بن ربیع) نے لولؤی کو بھی بلایا، وہ آ گیا، ہمارا کھانا لایا گیا، ہم سب نے کھانا کھایا، لیکن لولؤی نے نہیں کھایا، جب ہم ہاتھ دھو رہے تھے، تو میرے ایک ساتھی نے لولؤی سے پوچھا کہ آپ ایسے انسان کے بارے میں کیا کہتے ہیں، جو نماز میں کسی پاک دامن عورت پر زنا کی تہمت لگائے؟ اس نے کہا، اس کی نماز باطل ہے، اس نے پھر پوچھا

کہ اس کے وضو کا کیا بنے گا؟ لولوٴی نے کہا کہ وہ برقرار رہے گا، اس نے لولوٴی سے پوچھا کہ اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہیں، جو نماز میں ہنس پڑے؟ اس نے جواب دیا کہ اس کا وضو اور نماز دونوں باطل ہیں، اس نے کہا کہ میں نے لولوٴی سے پوچھا کہ کیا آپ کے نزدیک نماز میں پاک دامن عورت پر زنا و بدکاری کی تہمت لگانا، نماز میں ہنسنے کے مقابلہ میں چھوٹا جرم ہے (کہ وہاں صرف نماز ٹوٹی اور یہاں وضو اور نماز دونوں)؟ اس پر لولوٴی نے جوتے پکڑے اور بھاگ گیا، امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے فضل بن ربیع کو کہا کہ میں نے تو آپ کو پہلے بتایا تھا کہ یہ مناظرہ کرنے کی سکت نہیں رکھتا۔“

(الكامل لابن عدي : 319/2، وسندهٔ حسنٌ)

الحاصل:

نماز میں ہنسنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے، وضو نہیں ٹوٹتا۔

سوال: درج ذیل روایت کی سند کیسی ہے؟

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ أَلْبَسَهُ اللّٰهُ نِعْمَةً فَلْيُكْثِرْ مِنَ الْحَمْدِ لِلّٰهِ، وَمَنْ كَثُرَتْ هُمُومُهٗ، فَلْيَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ، وَمَنْ أَبْطَأَ عَنْهُ رِزْقُهٗ فَلْيُكْثِرْ مِنْ قَوْلِ : لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، وَمَنْ نَزَلَ مَعَ قَوْمٍ فَلَا يَصُومَنَّ إِلَّا بِإِذْنِهِمْ، وَمَنْ دَخَلَ دَارَ قَوْمٍ فَلْيَجْلِسْ حَيْثُ أَمَرُوهُ، فَإِنَّ الْقَوْمَ أَعْلَمُ بِعَوْرَةِ دَارِهِمْ، وَإِنَّ مِنَ الذَّنْبِ الْمَسْخُوطِ بِهٖ عَلٰى صَاحِبِهٖ، الْحِقْدُ،

وَالْحَسَدُ، وَالْكَسَلُ فِي الْعِبَادَةِ، وَالضَّنْكُ فِي الْمَعِيشَةِ .

''جسے اللہ تعالیٰ کوئی نعمت دے، وہ بکثرت اللہ کی حمد بیان کرے، جسے بہت زیادہ غم اور پریشانیاں گھیر لیں، وہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے، جس کا رزق تنگ ہو جائے، وہ بکثرت ''لاحول ولاقوۃ الا باللہ'' پڑھے۔ جو شخص کسی قوم میں مہمان ٹھہرے، وہ ان سے پوچھے بغیر روزہ نہ رکھے، جو کسی کے گھر میں داخل ہو، تو وہ وہیں بیٹھے، جہاں گھر والے کہیں، کیونکہ گھر والے اپنے گھر کے پردے کو بہتر جانتے ہیں۔ جن گناہوں کی پکڑ (دنیا میں ہی) ہوتی ہے، وہ یہ ہیں؛ ① کینہ و بغض ② حسد ③ عبادت میں سستی ④ معیشت میں تنگی۔''

(المُعجم الأوسط : 6555، المعجم الصّغير : 965، الدّعاء للطّبراني : 1793)

جواب: روایت باطل ہے۔

① یونس بن تمیم نے باطل اور منکر روایت بیان کی ہے۔

❀ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ بِخَبَرٍ بَاطِلٍ ....

''اس نے اوزاعی رحمہ اللہ سے منسوب باطل روایت بیان کی ہے......۔''

(میزان الاعتدال : 478/4)

② ابوعلاثہ محمد بن احمد بن عیاض فرائضی ''مجہول الحال'' ہے۔

③ یحییٰ بن ابی کثیر ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

❀ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے اس روایت کو ''باطل'' قرار دیا ہے۔

(میزان الاعتدال : 478/4)

۞ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے موافقت کی ہے۔

(لِسان المیزان : 571/8)

(سوال): کیا استغفار سے رزق میں کشادگی آتی ہے؟

(جواب): جی ہاں، استغفار سے رزق میں آسودگی آتی ہے۔

۞ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِينَ﴾

(هود : ٥٢)

''اے قوم! پروردگار سے بخشش مانگو، اس سے توبہ کرو، وہ تم پر موسلا دھار بارش برسائے گا اور تمہاری قوت بڑھائے گا، دیکھو مجرم بن کر روگردانی نہ کرو۔''

(سوال): درج ذیل روایت کی استنادی حیثیت کیا ہے؟

۞ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ، جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ مِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجًا، وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا، وَرَزَقَهٗ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ.

''جو استغفار کو لازم کر لیتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے، ہر پریشانی کو دور کر دیتا ہے اور اسے اُن ذرائع سے رزق دیتا ہے، جہاں سے اس کا گمان بھی نہیں ہوتا۔''

(مسند الإمام أحمد : 248/1، سنن أبي داود : 1518، سنن ابن ماجه : 3819)

(جواب): سند ضعیف ہے۔

① ولید بن مسلم تدلیس تسویہ کرتے ہیں، آخر سند تک سماع کی تصریح چاہیے!

② حکم بن مصعب کی توثیق ثابت نہیں۔

❀ امام ابو حاتم رحمہ اللہ نے ''شیخ'' کہا ہے۔

(الجرح والتعديل لابن أبي حاتم : 128/3)

❀ امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَنْفَرِدُ بِالْأَشْيَاءِ الَّتِي لَا يُنْكِرُ نَفْيَ صِحَّتِهَا مَنْ عَنٰى بِهٰذَا الشَّأْنِ لَا يَحِلُّ الْاِحْتِجَاجُ بِهٖ وَلَا الرِّوَايَةُ عَنْهُ إِلَّا عَلٰى سَبِيلِ الْاِعْتِبَارِ .

''یہ ایسی ایسی روایات بیان کرنے میں منفرد ہے کہ کوئی محدث جن کے عدم صحت کا انکار نہیں کر سکتا۔ اس سے حجت پکڑنا جائز نہیں، نیز اس سے روایت لینا بھی جائز نہیں، البتہ متابعات وشواہد میں لی جا سکتی ہے۔''

(كتاب المَجروحين :249/1)

نوٹ:

امام ابن حبان رحمہ اللہ نے اسے ''الثقات'' میں بھی ذکر کیا ہے، لہٰذا یہ ''مجهول الحال'' ہے، اس کی روایت سے حجت پکڑنا جائز نہیں۔

❀ اس روایت کو امام ابن حبان رحمہ اللہ نے ''بے اصل'' قرار دیا ہے۔

(كتاب المَجروحين :249/1)

سوال: استغفار کی فضیلت کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟

جواب: استغفار کی اہمیت وفضیلت پر کئی قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ ہیں۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ﴾(غافر : ٥٥)

''صبر کیجئے! اللہ کا وعدہ سچا ہے، اپنے گناہوں کی معافی مانگئے، صبح وشام پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے رہیے۔''

❁ نیز فرمایا:

﴿فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوَاكُمْ﴾(محمّد : ١٩)

''جان لیجئے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اپنے گناہوں کی معافی مانگئے اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لئے بھی اور اللہ تم سب کے چلنے پھرنے اور ٹھہرنے سے خوب واقف ہے۔''

❁ فرمان الٰہی ہے:

﴿وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا﴾(النّساء : ١٠٦)

''اللہ سے بخشش مانگئے، اللہ خوب بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔''

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلٰى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ﴾(آل عمران : ١٣٥)

''(مومن) جب کوئی گناہ یا بُرائی کر بیٹھتے ہیں، تو اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اپنے

گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں، اللہ کے سوا گناہ بخش بھی کون سکتا ہے؟ یہ لوگ اپنے گناہوں پر مصر نہیں رہتے۔''

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ يَعْمَلْ سُوءً اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُورًا رَّحِيمًا﴾(النّساء : ۱۱۰)

''جو بُرا کام کر بیٹھے یا اپنی جان پر ظلم کر لے، پھر اللہ سے بخشش مانگے، تو اللہ کو خوب بخشنے والا اور بڑا مہربان پائے گا۔''

❁ نیز فرمایا:

﴿وَاَنِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ﴾(ھود : ۳)

''اپنے رب سے بخشش مانگو اور اس سے توبہ کرو۔''

❁ نیز فرمایا:

﴿اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا﴾(نوح : ۱۰)

''اپنے پروردگار سے معافی مانگو کہ وہ بڑا معاف کرنے والا ہے۔''

① سیدنا اغر مزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّهٗ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِي، وَإِنِّي لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ.

''میرے دل پر پردہ سا آ جاتا ہے اور میں دن میں سو مرتبہ اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔''

(صحیح مسلم : 2702)

② سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً .

''اللہ کی قسم! میں دن میں ستر سے زائد مرتبہ اللہ کے حضور توبہ واستغفار کرتا ہوں۔''

(صحيح البخاري : 6307)

(سوال): ''سید الاستغفار'' کی کیا فضیلت ہے؟

(جواب): سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بہترین دُعائے استغفار یہ ہے، جو شام کے وقت اسے یقین کے ساتھ پڑھے اور فوت ہو جائے، تو جنتی ہے، صبح کو پڑھے اور اسی دن فوت ہو جائے، تو بھی جنتی ہے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّي، لَا إِلٰهَ إِلَّا اَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَاَنَا عَبْدُكَ، وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي، فَإِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اَنْتَ، اَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ .

''اللہ! تُو میرا ربّ ہے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ تُو نے مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں، میں اپنی طاقت کے مطابق تیرے عہد و پیمان پر قائم ہوں۔ تیری نعمتوں کا اعتراف کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی معترف ہوں۔ مجھے معاف فرما، صرف تو ہی معاف کر سکتا ہے، ان برائیوں کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں، جن کا میں مرتکب ہوا ہوں۔''

(صحيح البخاري : 6323)

(سوال): کیا بیت الخلاء میں جانے سے پہلے ''بسم اللہ'' پڑھنا ثابت ہے؟

(جواب): بیت الخلاء کی دعا ثابت ہے، مگر ''بسم اللہ'' پڑھنا ثابت نہیں۔

❀ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھتے:

اللّٰهُمَّ إِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ .

''اللہ! میں خبیث جنوں اور جننیوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔''

(صحيح البخاري : 142، صحيح مسلم : 375)

سوال: ایک شخص نے پیشاب کیا اور استنجاء کرنا بھول گیا، پھر وضو کرلیا، بعد میں یاد آیا، تو استنجاء کرلیا، کیا اس کا وضو باقی ہے؟

جواب: اس کا وضو نہیں، کیونکہ قضائے حاجت کے بعد پانی سے استنجاء کرنا یا ڈھیلے استعمال کرنا واجب ہے، اس کے بغیر طہارت نہیں۔ لہٰذا ایسے شخص کو چاہیے کہ استنجاء کرے اور دوبارہ وضو کرے کہ اس کا پہلا وضو صحیح نہیں۔

سوال: بغلوں کے بال مونڈنا جائز ہے یا انہیں اکھاڑنا چاہیے؟

جواب: بغلوں کے بال مونڈنا بھی جائز ہے، کیونکہ اصل مقصود بالوں کو صاف کرنا ہے، مونڈنے سے بھی صاف ہوجاتے ہیں، لہٰذا مقصود حاصل ہوجاتا ہے۔

سوال: کیا مسجد کے اندر مسواک کرنا جائز ہے؟

جواب: بلا کراہت جائز ہے، البتہ مسجد میں تھوک وغیرہ نہ پھینکے۔

سوال: خطبہ جمعہ کے دوران مسواک کرنا کیسا ہے؟

جواب: خطبہ جمعہ کے دوران مسواک کرنا مناسب نہیں، خطبہ کے دوران مکمل توجہ امام کی طرف ہونی چاہیے۔